نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ایک ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۱ جلد ۱	لودیانہ ۲۰ مارچ ۱۸۷۳ء	قیمت ۳ پائی

اشتہار قیمت نور افشاں

نور افشاں ہر جمعرات کے روز شائع ہوگا۔

[illegible]	با محصول	مع محصول
	[illegible]	[illegible]

[illegible]

اطلاع

[illegible]

اعلان اخبار نور افشاں

[illegible]

[illegible]

کہ کسی گوشہ میں جگہ دیویں اور صاحب مہتمم کو اپنا چھاپہ دیں
اور احسان فرمائیں +

الیف

صاحب مہتمم اخبار نور افشاں مشن پریس لودیانہ

تباین کلی کا اظہار

اکثر دو ساتے ہند تباین کلی کے سبب حاکمان ولایت انگلستان کے نہایت شاکی ہیں اور اس حیرت میں ہیں کہ اس علیحدگی اور بیگانگی کا کچھ باعث معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کس لئے ہمکو اپنے ہموطنوں کے مانند اپنی رسوم شادی و غمی میں شامل نہیں کرتے اور اُنکی ملاقاتیں طرح طرح کی وتحقیر نشست و برخاست اور استقبال اور مشایعت مجرا اور غیر مجرا کے ایسے پیش آتے ہیں کہ خوشنودی اور خورسندی کے بدلے رئیسوں اور سرداروں وغیرہ کو ملال پیدا ہوتا ہے اور اس علیحدگی کی نسبت ہر ایک شخص اپنا اپنا خیال دوڑاتا ہے کوئی سمجھتا ہے کہ شاید ہم سے عادات اور خیالات اور مذہب اور قومیت کے لحاظ سے صاحبان بہادر الگ تھلگ رہتے ہیں اور کوئی حکومت کی طرف اشارہ ہے کہ باعث رعب و داب ملک کے وہ اپنا محکوم سمجھ کر ناچیز تصور کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ نہیں وہ ہمکو کالا آدمی دیکھ کر بہت متنفر ہیں کسی کا خیال ہے ہے کہ ضرور ہم اُنکی رسوم و راہ قواعد و ضوابط و عادات طریقوں سے ناواقف ہیں اس لئے وہ ہمیں اچھا نہیں جانتے اور کوئی یوں کہتا ہے کہ ہم انگریزی زبان اُنکے ساتھ بولتے ہیں اور اُنکے قواعد بھی جانتے ہیں اور اُنکی تعلیم اُنکے اسکولوں میں اُنسے پاتے ہیں پھر بھی وہ دل کھولکر ہمسے نہیں ملتے بلکہ بعضے اوقات ایسی رکھائی سے پیش آتے ہیں کہ شاید ہی ہماری زبان سمجھتا ہو بلکہ سے باہر نکال دیتے ہیں اور باوجودیکہ ہم ہیٹ پتلون انگریزی پہنتا اور میز پر کھاتے ہیں تس پر بھی اُن کا یہہ حال ہے اکثر اوقات کئے ایک نے اُنکے ساتھ خلا ملا کرنے کے واسطے ہزاروں طرح سے اُدھیڑ بن کیا اور اُنکی خورسندی کے لئے کیا کیا بناؤ بنایا اور کیا کیا روپیہ بہا اگر پھر بھی وہی ڈھاک کے تین پات ہے لیکن اس وقت اس چھان بین اور خیالات سے نتیجہ یہہ نکلا کہ وہ کسی وقت اور کسی حالت میں اپنی میم صاحب سے علیحدہ نہیں رہتے رنج و راحت میں اُنکو اپنا شریک رکھتے ہیں اگر وہ لوگ جو اس خرقہ عادات سے علیحدہ ہیں اور اُنکو ہیں تو کیسے پھر کیونکر وہ اُنسے بے تکلف گھٹ پٹ ہوں اور بالشافہ اُنسے ملا میں اور اگر یہہ بھی اپنی عادات سنواریں اور اس حجاب کی سد سکندری کو جو بیچ میں حائل ہے دور کریں تو البتہ یہہ شکوہ فریقین کا رفع ہو جائے اور محبت اپنا رنگ دکھلائے +

مثنوی

سب اہل ہند کو اس بات کی شکایت ہے +
کہ یورپین کی کیوں ہم پر کم عنایت ہے +
جو بے غرض بھی کوئی اُنسے ملنے جاتا ہے +
تو روکھی باتوں سے لب خشک ہو کر آتا ہے +
سب اہل ہند جو شاکی ہیں اس رکاوٹ کے +
تو دل میں سوچتے ہیں سب سبب لگاوٹ کے +
پتہ جو اُنکے تنفر کا کچھ نہیں لگتا +
تو وہم ہوتے ہیں دل میں ہزار ہا پیدا +
کوئی کہے ہے کہ ہم کالے لوگ ہیں محکوم +
ہماری ہستی ہے گوروں کی آنکھ میں معدوم +
وہ کالا آدمی کہکر پکارتے ہیں ہمیں +
ہر ایک بات میں تند ہو کے جھاڑتے ہیں ہمیں +
کوئی کہے ہے کہ بولی ہماری ہندی ہے +
عجب نہیں کہ یہی وجہ ناپسندی ہے +
جو لوگ کرتے ہیں انگریزی پڑھکے کچھ گٹ پٹ +
سو بیٹھے رہتے ہیں آخر کو وہ بھی کچھ مت ہٹ +
بغور دیکھا تو آخر یہی نظر آیا +
کہ در اصل ہے شاید سبب یہہ نفرت کا +
ہمارا میم کے مجلس میں اور خلوت میں +
اکیلے رہتے نہیں ہیں کسی وہ حالت میں +
جو ایسے خرقہ عادت سے ہیں جدا یارو +
اسی سبب سے نہیں غیر پر پیار ان کو +
وہ اپنے آپ میں پورا جو رکھتے ہیں اخلاق +
وہ عورت سے لوگوں پہ فرمائیں کس طرح اشفاق +
کم اتفاقی کا پھر شکوہ اُنسے بیجا ہے +

کہ وہ ہیں ایک طرف کی طرف اکیلا ہو +

جو غلط ملاد کھایا ہیں لوگ مجھے ساتھ +

تو لازم ہو کہ وہ ہم کو لیکے آئیں ساتھ +

تو پھر وہ دیکھیں کہ کیسی عنایت ہو اُن پر +

ہر ایک بات میں ظاہر حمایت ہو اُن پر +

اخبارات تار برقی

۲۰ فروری لنڈن۔ گورنمنٹ سے درباب [illegible] ملک افغانستان قرار داد [illegible] لارڈ [illegible] سٹون صاحب کے چند سوالات کئے گئے گورنمنٹ نے جواب دیا کہ جو [illegible] امر کے کہ [illegible] ان کو آگاہی تھی [illegible] کی گئی +

ایضاً کل لارڈ [illegible] سٹون صاحب نے یہ بھی بیان کیا کہ اس معاملے میں کوئی مشکل نظر نہیں پڑتی اس لئے کہ بابت ایک [illegible] با تصفیہ ہو گیا +

۲۰ لنڈن۔ اخبارات میں درباب [illegible] ملک افغانستان کے [illegible] بابت کسی [illegible] ٹھہرائی گئی ملک بدخشاں [illegible] امیر کابل کے [illegible] میں [illegible] سرجنرل [illegible] کا گمان ہو کہ [illegible] شمال [illegible] +

۲۰ ایضاً [illegible] اس بات پر متفق ہیں کہ [illegible] گورنمنٹ [illegible] انتظام بدستور رہیگا +

۲۰ [illegible] واسطے [illegible] +

۲۰ ایضاً [illegible] سلطنت [illegible] ملک [illegible] کر لیا ہے +

۲۰ [illegible] شہر [illegible] آگ لگی جس سے [illegible] سیاہ ہو گئے اور [illegible] بے گھر ہوئے۔ شہر [illegible] بھی چند اشخاص آگ میں جل گئے +

اخبارات ملکی وولایتی

سرحدی خبر صاحب [illegible] کہ وہ [illegible] تک سرحد کی دوسری طرف سے ہمارے پاس پہنچیں۔ ایک [illegible] سردار عبدالرحمن خان [illegible] سے پہلے قبضہ کیا تھا کچ کی تیاری کر [illegible] میں [illegible] کہ وہ [illegible] سے [illegible] اور [illegible] خان [illegible] امیر کابل کے [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] شکست [illegible] سردار [illegible] خان عبدالرحمن خان کو [illegible] کر کے اپنے تصرف میں دیا +

[illegible] امیر کابل نے [illegible] خان کو میدان جنگ میں [illegible] کیا اور [illegible] خان کے [illegible] خان کے کوئی [illegible] اور اپنے لشکر کو سنبھالے گئے +

کابل امیر کابل نے ان [illegible] کو [illegible] سردار [illegible] دی گئی تھی [illegible] اپنے [illegible] جمع ہو جاویں +

امتحان یونیورسٹی کلکتہ ۱۸۸۱ء کے امتحان [illegible] میں [illegible] کامیاب ہوئے ان میں سے دو [illegible] میں ایک علم ریاضی [illegible] انگریزی میں [illegible] کامیاب ہوئے یہ بات [illegible] معلوم ہوئی [illegible] افسوس کہ [illegible] میں کوئی کامیاب نہ ہوا +

صدمہ ریل [illegible] اسٹیشن [illegible] گاڑی کے [illegible] پر دو [illegible] تصادم ہوا [illegible] گاڑیوں کے اوپر [illegible] ایک [illegible] کے [illegible] جان کا نقصان نہیں ہوا +

افسوس کہ [illegible] میں کئی ایک [illegible] پر بھی [illegible] ریل [illegible] خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے +

اموات ۱۸۸۰ء میں [illegible] بنگال کے ہندوستان میں [illegible] کی موتیں ہوئی تھیں سے [illegible] ہزار مختلف [illegible] سے اور ایک [illegible] ساتھ ہزار سانپ و دیگر جنگلی جانوروں کے کاٹنے سے مر گئے اور [illegible] نے خود کشی کی [illegible]

اجرائے انہار عوام [illegible] کو [illegible] ہوگا کہ [illegible] خبریں [illegible] ہوتی ہیں [illegible] باعث [illegible] بھیجنے سے [illegible] میں جاتی ہو [illegible] تحریرات [illegible] سے [illegible] اس معاملہ میں [illegible] کے جہاں [illegible] نہایت ہی [illegible] مست [illegible] ہو +

تباہی جہاز [illegible] ایک جہاز [illegible] سے [illegible] ہوا باعث [illegible] شب [illegible] تیزی ہوا [illegible] شب [illegible] تھی ایک جہاز [illegible] تیزی سے [illegible] طرف [illegible] کے [illegible] کر جہاز [illegible] نے [illegible] کے جہاز [illegible] واسطے [illegible] کے [illegible] جہاز تباہ ہو گیا اور [illegible] میں سے جو [illegible] سوار تھے [illegible] کشتیوں کے بیچ [illegible] ہلاک ہو گئے +

دلچسپ ثبوت [illegible] صاحب [illegible] برٹش میوزیم [illegible] ایک [illegible] بیان [illegible] پتھروں پر [illegible] دریافت کیا ہو اور یہ کتا ہے [illegible] کے [illegible] بادشاہ کے [illegible] گئے تھے چنانچہ یہ بیان [illegible] سے جو کتاب مقدس میں [illegible] کی حدیثوں میں [illegible] اکثر باتوں میں [illegible]

لوویا تھ [illegible] صاحب نے [illegible] علم [illegible] میں کمال [illegible] واسطے فائدہ طلبائے [illegible] سکول کے [illegible] میں [illegible] شروع کیا ہو [illegible] دکھلایا جاتا ہو +

[illegible] کیا خوب ہو جو [illegible] مدارس میں اسی طرح [illegible] اور [illegible] کے نتائج [illegible] ہم اپنی گورنمنٹ [illegible] ممالک کے [illegible] دیکھیں + [illegible]

علو [illegible] [illegible]

والی بڑا مرپور نے اپنے شفاخانہ واقع شہر لکھنؤ کے شمول میں ایک مدرسہ واسطے تعلیم علم ڈاکٹری مقرر فرمایا ہے اور اُن کے خرچ کے واسطے پانسو روپیہ سالانہ مخصوص کر کے طلبا کو وظیفہ دینا مقرر کیا ہے سرکار نے قرار دیا کہ یہ امر نہایت پسندیدہ ہے چنانچہ اس فیاضی کی وجہ سے ایک خط شکریہ مہاراجہ صاحب موصوف کی خدمت میں روانہ فرمایا ہے ۔ (شمس الاخبار)

فیاضی سننے میں آیا ہے کہ مہاراجہ صاحب والی پٹیالہ نے چند اہلکاران ریاست کو قرضہ جو اُنکے جانب کے عہد دولت سے مقروض تھے یکلخت معاف فرمایا ہے واقعی ہزارہا تعریف ونیک پروری کی دہائی و ناموری سے سرفرازی ہے قرار است مشتہر ہے ۔ (ایضاً)

شاہ اٹلی کی ہمدردی سر ہارٹس ذرہ صاحب گورنر سابق بمبئی جو واسطے انتظام تجارت غلامان کے افریقہ کے مشرقی کناروں پر سرکار کی طرف سے مقرر ہوئے ہیں جب شہر روم دارالسلطنت اٹلی میں پہنچے شاہ اٹلی نے ایک ملاقی تمغہ صاحب موصوف کو دیکر فرمایا کہ ڈاکٹر لونگ سٹون صاحب کو میری طرف سے بطور یادداشت کے دیجئے ۔

وہ خون جو پاک کرتا ہے

لنڈن شہر کے ایک خفیف محلے میں ایک مرد نیک خیرخواہ کی خاطر جمعی کے لئے ایک ٹوٹی پھوٹی پڑی پر جو ایک کنگال کے گھر پر تھی چڑھنے لگا اُسنے دیکھا کہ دروازے کے پاس ایک تُندمزاج اور نہایت ہی کریہ آدمی دیوار سے پیٹھ لگائے کھڑا ہے اُس شخص کے دیکھتے ہی مرد نیک کا دل گھبرایا ۔ پہلے خیال میں آیا کہ میں یہاں سے بھاگ جاؤں آخرکار اُس سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ میں اس لئے یہاں آیا ہوں کہ تمہیں فائدہ پہنچاؤں اور تمکو خوشی دلاؤں اور یہ کتاب جو میرے ہاتھ میں ہے تمام خوشی کا بھید رکھتی ہے اُس بدذات نے یہ سُنکے نہایت ہی خفا ہو اسکو گالے سانپ کی مانند ہو کے کہا کہ اپنی بیہودگی کو لیکے یہاں سے چلا جا ورنہ میں تجھ کو لات مار کے پوڑی سے گرا دونگا اس بحث و تکرار کے ہوتے ہی ایک نرم سی آواز ایک شکستہ دروازے کی طرف سے یہ کہتی ہوئی آئی کیا تمہاری کتاب اُس خون کی بابت جو سب گناہوں سے پاک کرتا ہے خبر دیتی ہے پھر وہ آواز بڑی دردمندی و تھرتھراہٹ کے ساتھ آئی کہ کیا تمہاری کتاب اُس خون کی بابت جو سب گناہوں سے پاک کرتا ہے خبر دیتی ہے مرد نیک دروازہ کھولکے اُس گھر کے اندر گیا سوائے ایک چارپائی کے اُس مکان میں کچھ اور اسباب نہ تھا ایک گوشے میں پھوس کے ڈھیر پر ایک کمزور و ضعیف بڑھیا پڑی تھی جب وہ مرد نیک اندر آیا اُس ضعیفہ نے اپنی کہنی پر اُٹھکے اور اپنی آنکھیں آرزو سے لگا کے پھر وہی سوال کیا کیا تمہاری کتاب اُس خون کی بابت جو سب گناہوں سے پاک کرتا ہے خبر دیتی ۔ مرد نیک چارپائی کے نزدیک ہو کے بیٹھ گیا اور دریافت کیا کہ ای مائی تو اُس خون کی بابت جو سب گناہوں سے پاک کرتا ہے کیا بات جاننا چاہتی ہے اُس بڑھیا نے بڑے درد سے چلا کے کہا میں کیا جاننا چاہتی ہوں ۔ بھائی میں تو قریب المرگ ہوں اور مجھے خیال ہے کہ خدا کے حضور کھڑا ہونا ہوگا عمر بھر میں نہایت ہی گنہگار رہی ہوں اور مجھے ہر ایک گناہ کا جواب دینا ہوگا یہ کہکر وہ زار زار روتی رہی۔ پھر بولی کہ ایک دفعہ بہت دن گذرے میں ایک گرجا کے دروازہ پر جا بیٹھ گئی پر معلوم کس واسطے بیٹھ گئی میں جلدی باہر نکل لیکن یہ بات میرے دل میں ٹک گئی ہے میں کبھی نہیں بھولی وہ کچھ خون کی بابت تھی جو سب گناہوں سے پاک کرتا ہے کوشش کرتی ہوں اس بات کو اب مجھ کو مہربانی کر کے بتائیے کیا آپکی کتاب میں اُس خون کی بابت کچھ خبر ہے ۔

مرد نیک نے یہی بیان کیا یوحنا کے پہلے خط کا اول باب پڑھا جب تمام ہوا تو اُس بڑھیا نے کہا کہ اور پڑھئے اور پڑھئے دوبارہ بار بھی پڑھا تب میں کچھ اور خوش ہوا اپنے پیچھے نظر کر کے دیکھا کہ وہ بدذات اپنی ماں کے کمرے میں آکر کھڑا ہوا منہ چھپا کے رہا ہے مرد نیک نے سبب اُس بڑھیا کے منت کی دو سے دعائیں کر کے چلا ۔

اور اُس ضعیفہ نے دوسرے دن آنے کا بھی مرد نیک سے وعدہ کر دیا اُس وقت سے وہ روز بروز اسکے یہاں آتا رہا جب تک کہ بڑھیا نے وفات پائی اسکا بیٹا بھی ہر روز اپنی ماں کے کمرہ میں آکر خدا کا کلام سنتا رہا ۔ جب اُسکی ماں کی تجہیز و تکفین ہو چکی تب اُسنے مرد نیک کو گلا لگا کے کہا کہ صاحب مجھے کمال خواہش ہے کہ اپنی باقی کی عمر اس بات میں صرف کروں کہ اوروں کو اُس خون کی بابت جو سب گناہوں سے پاک کرتا ہے خبر دوں ۔

اور آخر میں اسی طرح سچائی اُس کمال معافی کی جو مسیح کے وسیلے سے ملتی ہے دل میں ٹک کے اُسکو بچاتی ہے ۔ جب اور سب کچھ جاتا رہا اگر وہ یوں قبول کیا جاوے تو یہ طاقت رکھتی ہے کہ موت کی خوشخبری سے ڈوبتی جان کو بچا دے ۔

بطبع امریکن مشن لودیانہ باہتمام پادری وری صاحب چھپا